بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

دوا مینی ـ شفا بینی ـ غرض دارالا[illegible]	بدر رجسٹرڈ نمبر ال ۲۶	چہ گویم باتو گرآئی چہ ادر قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۱۹	۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ـ جمعرات ـ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۱
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ـ	ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

Digitized by Khilafat Library

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود دہ روپے رسالانہ عطا کرتے ہیں ـ عام قیمت سالانہ ع۲ ہے ـ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں ـ وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر ـ پرپرائیٹر بدر اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
باوہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
ہمراہ باشیر شد اندر بدن
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ماندہ نوشیم ہر آبے کہ ہست
انچہ ما را حق عطا بلائے ـ بود
ما ازو یا بیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک دگر وحی انبیاء علی جتا[illegible]

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب ہے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
انچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرائط بیعت

اول ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ـ دوئم ـ یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ـ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوئم ـ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا ـ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ـ چہارم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا ـ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ پنجم ـ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا ـ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم ـ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ـ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم ـ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ـ و در فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ـ ہشتم ـ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ـ نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا ـ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ـ دہم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا ـ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ـ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

کوئی دو تین ماہ کا الہام ہے جو پہلے غلطی سے درج نہیں ہوا

"بادشاہِ وقت پر جو تیر چلاوے اسی تیرسے وہ آپ مارا جاوے"

۱۹ر جون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے تھے اسی جگہ باغ میں اُن میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا "خدا نے اُسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح" یعنی اُسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اُسکو خدا نے اچھا کر دیا مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ایک صاحب برکت او صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں +

ڈائری

اَلقَولُ الطَّیّبُ

۱۳ر جون ۱۹۰۵ء۔ قاضی غلام حسین صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ حصار حاضر خدمت ہوئے۔ چند روز ہوئے قاضی صاحب کا لڑکا چند روز کی عمر پا کر فوت ہو چکا ہے۔ اسپر فرمایا جو بچہ مر جاتا ہے وہ فرط ہے انسان کو عاقبت کیلیے بھی کچھ ذخیرہ چاہیئے میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دیسکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ۔ تو سوچتے ہی نہیں کہ انکو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہانتک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بنجاوے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہانسے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نیت صحیح پیدا کرنی چاہیے ورنہ اولاد ہی عبث ہے دنیا میں ایک بے معنی رسم چلی آتی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اُٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوح کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اسقدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اُسکی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اُسکی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں اُن میں انسان کو چاہیے کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے +

ایک بیمار اور اُسکے علاج کا ذکر تھا۔ فرمایا ہر ایک مرض اللہ کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مرض ہٹ جاتا ہے۔

ایک امر کے متعلق فنڈ کا تذکرہ تھا فرمایا خدا تعالیٰ سمیع و علیم ہے اُس سے دعا کرتے رہو خدا برکت دیگا اس رمز کا سمجھنا ایمانداری ہے +

۱۴ر جون ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص بیمار ملنے کے واسطے آیا اُسکے معالجہ کا ذکر تھا فرمایا خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہوا ڈاکٹروں نے مایوسی ظاہر کی میں نے دعا کی الہام ہوا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ یعنی خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس ڈر نہیں"۔ دنیا سرائے فانی ہے اور معمولی موت فوت لگی ہوئی ہے۔ خدا اس کی پروا نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی پیچ پڑ جاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہاں تو خدا اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے یوں تو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جنکو ہم کہتے ہیں کہ مر گیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے مزاحم ہوتا ہے وہاں خدا تعالیٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے دنیوی حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی اہم ملکی ضرورت کیوقت قانون کی بھی پروا نہیں کرتے خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اُس نے دو گھر بنائے ہیں ادھر سے اُٹھا کر اُدھر آباد کر دیتا ہے۔

طب باتخت حکم خدا

طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ فرمایا یہ سب ظنی باتیں ہیں علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایکدفعہ ایک بیمار آیا میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مر جائے گا تیس سال کے بعد میں نے اسکو زندہ پایا۔ بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اُسی بیماری میں ایک کیواسطے ایک دوا مفید پڑتی

ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بڑے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آجاوے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو اُنھوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی نبض دیکھنے کے وقت سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت ھُوَ الشَّافِی لکھنا شروع کیا۔

حضرت کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے پالم پور کے ایک انگریز کا خط پڑھ کر سُنایا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھ کو اسلام کے ساتھ دلچسپی ہے اور آپکے رسالہ میں جیسی اسلام کی تائید ہے ایسی میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب مدرس انگریزی نے ایک نظم فارسی حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

۱۷ر جون ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ میں بھی تابعین میں سے ہوں کیونکہ ایک جن جسنے زمانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا میں نے اُس سے ملاقات کی فرمایا اس سے بہتر کشف صحیح ہے جو بیداری کا حکم رکھتا ہے جو لوگ بذریعہ کشف صحیح آنحضرتؐ کی صحبت حاصل کرتے ہیں وہ اصحاب میں سے ہیں +

اخبار دار الامان

۱۔ حضرت بخیر و عافیت معہ خدام تا حال باغ میں فروکش ہیں ان بھر باغ میں رہتے ہیں رات کو چونکہ مطابق حدیث نبوی درختوں میں رہنا مضر ہے اسواسطے کھلے میدان میں رات کیواسطے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ قواعد طبیہ بھی اس حدیث شریف کی تائید کرتے ہیں +

۲۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت ۵ا جون کو بسبب اسہال بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ کے فضل سے آرام ہے۔ حالت بیماری میں فرمایا میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (تفسیر سورۂ نور جسکے نوٹ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا۔ میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہو گیا۔ فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کے وقت میں لکھی ہے جو عربی میں ہے اُسکو شائع کر دیا جاوے۔ فرمایا میرے دل کو ایک بڑا اطمینان ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔

۳۔ موسمی حالت یہ ہے کہ گرد و باد کے طوفان آتے ہیں ایکدو بار بارش ہو کر کچھ گرمی میں افاقہ ہو جائے تو حضرت شہر کے مکان میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

۴۔ ان ایام میں خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب آگرہ سے آئے آپکے وجود سے بہت مریضوں کو فائدہ پہنچا اور نیز آپ نے مدرسہ کے کلب میں ایک لیکچر بزبان انگریزی دیا۔ بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لدھیانہ معہ قبائل آئے اور تین چار دن ٹھیر کر چلے گئے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حاجی شاہزادہ عبد المجید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن شریف سے نوٹس

(سورۂ فرقان رکوع اوّل)

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا ۔ بہت برکت والا ہے۔ وہ خدا جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا۔ تاکہ لوگوں کے واسطے ڈرانے والا ہو

فرقان۔ اس شے کو کہتے ہیں۔ جو جدا کرنیوالی اور تمیز پیدا کرنے والی ہو۔ جس سے وہ باہمی مخالفت جو دو گروہوں کے درمیان ہو۔ اس کا فیصلہ ہو جائے کہ ان میں سے سچا کون ہے۔ اور جھوٹا کون ہے۔ ہر ایک نبی کو ہمیشہ فرقان عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرقان وہ واقعہ تھا جس میں فرعون اور اس کا لشکر دریا میں غرق ہوئے۔ اور حضرت موسیٰ بمعہ اپنی جماعت کے صاف بچ نکلے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا۔ جس دن کہ مخالفوں کی زبردست طاقت والے اس سرگروہ کے ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ دلایل اور حجج نیرہ کا فرقان ہے۔ جو انبیاء اور ان کے متبعین کو عطا فرمایا جاتا ہے

فرقان۔ یک دفعہ سارے جہان کو غارت نہیں کر دیتا۔ بلکہ بعضوں کو اس وقت ہلاک کیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کے واسطے خوف اور عبرت کا موقع ملے اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا ۔ کیا معنے۔ فرقان اس واسطے نازل ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے واسطے ہدایت کا باعث ہو جائے جنگ بدر میں بڑے آدمی جو ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد قریباً آٹھ ہی تھی۔ مگر ایسا بڑا فرقان ہمارے دیکھتے ہوئے ہمارے ملک میں ہوا۔ الا تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ دوسرے مشاہدہ کنندہ کو کوئی عبرت نہیں ہوئی یا ہوئی تو بہت ہی کم۔ غور کرو۔ وادی کانگڑہ میں جو بیس ہزار آدمی ہلاک ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو ایک عبرت دلانے والا واقع ہے۔ نہ صرف ان لوگوں کو جو اس سلسلہ کے مخالف ہیں۔ بلکہ احمدیوں کو بھی اپنی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے

یہود کی ذلت او رسان کا سور اور بندر بنانا بھی ایسا واقع تھا۔ کہ لوگ اس سے عبرت پکڑتے مگر غفلت کے باعث وہ عبرت نہیں۔ غور کرو

فَجَعَلۡنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا وَمَا خَلۡفَهَا وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۔ ترجمہ۔ پس کر دیا ہم نے اس قصہ یہود کو دہشت ان لوگوں کے لئے جو ان کے سامنے تھے اور پیچھے آنے والوں کیلئے اور نصیحت و وعظ متقیوں کیلئے

یہ فرقان کی دلیل دہریہ لوگوں کو بھی ہدایت کی طرف بلاتی ہے۔ کیونکہ اگر خدا کوئی نہیں تو کیا سبب ہے کہ دنیا میں ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو خدا کے مرسلین ہوتے ہیں اور عبادت الٰہی کا وعظ کرتے ہیں اور ان کے مخالف ناکام رہتے ہیں۔ اس سورۂ شریف میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ اگلی آئیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو کسی اور شے کو مظہر خدا بناتے ہیں۔ یا بت پرستی کرتے ہیں

الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقۡدِيۡرًا ۔ وہ جس کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جس نے ہر شے کو پیدا کیا۔ اور پھر ہر شے کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا آسمان و زمین سب جگہ خدا کی سلطنت ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس واسطے وہی ایک عبادت کے لائق ہے کسی اور کو معبود بنایا جاوے۔ تو باطل ہے۔ وَلَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا ۔ اس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اس میں عیسائیوں کی تردید ہے۔ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں خَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ ۔ ہر شے کا وہی خالق ہے۔ اس میں آریوں کی تردید ہے۔ جن کا مذہب ہے۔ کہ خدا مادہ اور روح وغیرہ کا خالق نہیں۔ فَقَدَّرَهٗ تَقۡدِيۡرًا خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ کیا معنے جیسا عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ نیکی کرنے والا بد نتیجہ نہیں پا سکتا۔ اور بدی کرنے والا نیک نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ سست آدمی چستی کا فائدہ نہیں پا سکتا۔ یہ مسئلہ تقدیر کا بڑی ہمت بڑھانے والا ہے اور انسان کو اعلےٰ مراتب پر پہنچانے والا ہے۔ افسوس ہے کہ جن لوگوں نے اس کے صحیح معنے نہیں سمجھے۔ وہ اس کو اپنی تمام کم ہمتیوں اور غفلتوں کی ڈھال بناتے ہیں مسئلہ تقدیر کو مولوی رومی صاحب نے ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے۔ ے

مذہب دہقان توی اے مولوی

مذہب دہقان چہ باشد ہرچہ کشتی بدروی

گندم از گندم بروید جو ز جو

ہرچہ کشتی بدروی اے مولوی

سوال جبکہ خدا تعالےٰ انسان کے اعمال نیک و بد کو پہلے سے لکھ چکا ہے۔ تو پھر انسان مجبور ہے کیونکہ ان میں کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی

جواب۔ علم تابع معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے علم نے ہمکو مجبور نہیں کیا کہ ہم یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ ہمارے اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سبب خدا کو علم حاصل ہے۔ مثلاً استاد ایک لڑکے کی کم توجہی کے سبب امتحان سے پہلے کہہ دیتا ہے۔ یا لکھ دیتا ہے۔ کہ یہ لڑکا ضرور فیل ہو جائے گا۔ اور بعد میں وہ فیل ہو جاتا ہے۔ تو استاد کے کہنے یا لکھنے نے اس کو فیل نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کی اس حالت نے ایک دانا استاد کو پہلے سے یہ علم دیدیا۔ چونکہ خدا کو عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کریں گے۔ لیکن اس کے جاننے نے ہمکو مجبور نہیں کیا بلکہ ہمارا ایسا کرنا اس امر کا موجب ہوا کہ خدا کو پہلے سے یہ علم حاصل ہو۔

وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔـا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ۔ اور اس کے سوائے اور معبود اختیار کئے جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود مخلوق ہیں۔ اس آیت شریف میں ان تمام ادیان باطلہ کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں خدا کے سوائے کسی اور کو معبود بنایا گیا ہے۔ اور یہ ایک بین دلیل اس امر کی ہے۔ کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ جس کو خلق کی طاقت نہیں وہ اپنی غیر مخلوق سے عبادت کرانے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع خدا تھا ان کا یہ مسئلہ بڑی آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ جبکہ سوال کیا جاوے کہ یسوع نے کیا پیدا کیا۔ پیدا کرنا تو جدا وہاں تو یہ حال ہے۔ کہ اپنے ہی شاگرد نے یہودیوں کے ہاتھ پکڑوا کر پھانسی دلوا دیا۔ اور اتنا نہ ہو سکا کہ ان پھانسی دینے والوں کو مار ہی دیتا کیونکہ خدا میں دونو طاقتیں ہیں۔ پیدا کرنا اور مارنا۔ خود عیسائی لوگ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح نے کچھ پیدا کیا تھا موجودہ انجیلوں نے تو عیسویت کا اور بھی بیڑہ غرق کیا ہے۔ کیونکہ ان میں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے بہت رو رو کر دعا کی۔ کہ صلیب سے بچ نکلے۔ پر پھر بھی بچ نہ سکا

براہین احمدیہ

ڈاک ولایت

امریکہ کے شہر کلاہوما میں مسیحوں کا ایک خداوند نمودار ہوا اُس کا پہلا نام جان ایٹ کن ہے اور اُسکے ساتھ اُس کا بیٹا گی نام بھی ہے جس کے متعلق دعوے کیا گیا کہ یہ مجھ خداوند کا بیٹا ہے یہ صلیب دیا جائے گا اور تیسرے دن کے بعد جی اُٹھے گا۔ ان کے ساتھ دو اور تھے شارپ صاحب اور شارپ صاحب کی بیوی ان کے متعلق دعوے کیا گیا کہ یہ آدم اور حوا ہیں۔ پولیس نے سبکو گرفتار کرکے جیلخانہ میں ڈال دیا ہے۔ خدائی کا دعوی کرنے والے اور خدا کے لکوتے بیٹے بننے والوں کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے۔ امریکہ کے عیسائیوں نے اگر اپنے خداوند کیساتھ یہ سلوک کیا ہے تو کچھ اچنبھے کی بات نہیں۔ ایسے خداوندوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے (ٹرتھ سیکر)

جرمنی کے مشہور پروفیسر انکل صاحب نے ایک کتاب میں مضمون پر لکھی ہے کہ مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا قصہ ایک جھوٹی کہانی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی یا علمی باقی نہیں مل سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ثابت کیا ہے کہ خود مسیح کے حواریوں کا بھی یہ ایمان اور عقیدہ نہ تھا کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے اس قسم کی کہانیاں پرانے [illegible] کے متعلق بہت [illegible] اسواسطے یسوع کو عظمت دینے کے لیے یہ قصہ اسکی طرف بھی منسوب کر دیا گیا۔ عیسائی صاحبان کو مناسب ہے کہ پروفیسر کی تصنیف کو بغور پڑھ کر اس بیفائدہ عقیدہ کو چھوڑ دیں اور جھوٹے کفارہ پر بھروسہ کرکے دنیا داروں کے لیے گنہگاری کا دروازہ نہ کھولدیں۔ (ٹرتھ سیکر)

امریکہ کے ایک بشپ صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ غلامی کا مسئلہ دراصل بائبل کا مسئلہ ہے اور وہ لوگ جو غلامی کی مخالفت کرتے ہیں ایک بڑا گناہ کرتے ہیں۔ بشپ صاحب نے بائبل کے مقدس کلام سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی قوموں میں ایسی بُری طرح غلامی کا رواج اس قدر عرصہ تک قائم رہا ہے

بائبل

(مفصلہ ذیل خطبہ ڈاکٹر سیونج نے جو امریکہ کا ایک مشہور پادری ہے سال رواں میں ۸ مئی کو پڑھا) یہ خطبہ ولایت کے ایک اخبار سے جو حال میں ہمارے پاس آئی ہے ترجمہ کرکے ہم چھاپتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یورپ اور امریکہ میں بائبل کی کیا قدر ہو رہی ہے اور ہمارے بھولے بھالے ہندو صاحب لوگوں کو کس پھندہ میں پھنسایا جاتا ہے +

دیکھو بائبل میرے ہاتھ میں ہے پہلی بات جو میرے دل میں آتی ہے یہ ہے کہ یہ کتاب ایک کتاب نہیں ہے یہ ۶۶ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں اور آرام کے واسطے انکو ایک جگہ ایک جلد میں کر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں مختلف مصنفوں نے مختلف وقتوں میں قریبًا ایک ہزار برس کے عرصہ میں لکھی تھیں اور مختلف مصنفوں نے ایک دوسرے کا کچھ لحاظ نہیں کیا + سب سے پُرانی کتاب ہمیں مسیح سے آٹھ سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملتی ہے یہ چھوٹے نبیوں میں سے ایک ہے جو تاریخ کے یقینی دلائل سے بھی ثابت ہوتا ہے کم از کم موسیٰ کی پانچ کتابیں جس شکل میں لکھی ہوئی ہمارے پاس موجود ہیں یہ تحریر پانچ چھ سو برس پہلے سے زیادہ پُرانی نہیں ہے (حالانکہ موسیٰ مسیح سے چودہ سو برس پہلے گذرے تھے) اب سوال یہ ہوگا کہ موسیٰ کی کتابیں کس نے لکھی تھیں؟ کسی آدمی کو ذرا بھی علم نہیں کہ اسکا مصنف کون تھا۔ ان کتابوں میں دنیا کی فرضی پیدائش - محب الوطنوں کی تاریخ - بنی اسرائیل کا مصر میں قید ہونا اور پھر مصر سے نکلنا کنعان فتح کرنا اور قانون بنانے کا ذکر ہے + جب ہم ذرا آگے چلتے ہیں تو چند فرضی تاریخی کتابیں بائبل میں ملتی ہیں جنہیں قاضیوں سلاطین - بنی اسرائیل کے جنگوں اور انکے قید ہو جانے کے وقت تک کا ذکر ہے کیونکہ یہودی ایک چھوٹی قوم تھی اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے بادشاہوں کی سلطنت کے نیچے رہے پھر ہم (ایوب) کی عجیب کتاب پاتے ہیں جو بالکل کسی گمنام آدمی کی تصنیف ہے یہ خدا کے انصاف کی روشنی میں انسانی روح کے مشکلات کے مسئلہ پر بحث کرتی ہے کس نے اسکو لکھا؟ کوئی آدمی نہیں جانتا۔ کیا یہ کتاب کسی سوال کو حل کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ صرف اس وقت کی اعلی درجہ کی عقلی روشنی سے اس مسئلہ پر بحث کرتی ہے +

پھر زبور ہے جو بنی اسرائیل کے گیتوں کی بڑی کتاب ہے جب میں بچہ تھا تو مجھے پڑھایا گیا تھا کہ یہ تمام حضرت داؤد نے لکھی ہے - آج یہ خیال ہے کہ داؤد کا اس میں بہت تھوڑا سا حصہ ہے اور ہم اس بات کو بھی نہیں جانتے کہ فی الواقع داؤد کا اس کے ساتھ کچھ تعلق بھی ہو۔ یہ گیتوں کی ایک کتاب ہے جو ایک بڑے لمبے زمانہ میں بے تعداد گمنام مصنفوں نے لکھی ہے اور بعد میں کسی نے ان نظموں کو جمع کر دیا اور بائبل کی تمام کتابوں کا یہی حال ہے +

یہ لوگ رسول ہیں پیشگو نہیں ہیں قریبًا کسی معاملہ میں بھی رسولوں نے کسی خاص طریقہ سے پیشگوئی کرنے کا دعوے نہیں کیا فی الحقیقت وہ بڑے بڑے اصول بتلاتے ہیں اور لوگوں میں مشتہر کرتے ہیں کہ اگر وہ ان خاص اصولوں کی پیروی کریں گے تو ایسے نتیجے ضرور پائینگے وہ پیشگوئی کرنے والے نبی نہیں ہیں بلکہ صرف واعظ ہیں +

اس کے بعد جعلی کتب ہیں جسکو ہم اپنی بائبل کا حصہ نہیں سمجھتے - پھر نیا عہدنامہ یعنی انجیل ہے اعمال کی تاریخی کتاب - یسوع کی سوانح عمریاں اور آخر میں مکاشفات کی کتاب ہے +

اب اس مقام پر میں آپ کو توجہ دلائی چاہتا ہوں کہ قریبًا ہر ایک کتاب کسی گمنام آدمی نے لکھی ہے بہت ہی تھوڑے ہیں جن کی بابت ہم کچھ جانتے ہیں کہ ان کتابوں کو کس نے لکھا کس جگہ اور کس زمانہ میں؟

یہی حال توریت کا ہے اور یہی حال انجیل کا ہے بائبل ایک محدود اور خاص کتاب نہیں ہے یہ ایک چھوٹی سی لائبریری ہے - یہ کتابیں صرف آرام کے واسطے ایک جلد میں جمع کی گئی ہیں اور کسی آدمی نے یہ کام کبھی کسی الہام اور حکم الٰہی سے نہیں کیا۔

اور دوسری بات جس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے یہ ہے کہ سولہویں صدی سے پہلے بائبل کی بابت مذہب کی طرف سے کوئی قانون شائع نہیں کیا گیا تھا اور جب قانون بنا تو بعض پرانی باتوں کو قبول کیا گیا اور یہ کتابیں خدا کے حکم سے یا کسی خاص آدمی کے حکم سے جمع نہیں کی گئیں۔ یہ کتابیں عام لوگوں نے اُٹھا کر ایک جگہ جلد میں کر دیں۔

فاضل لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ اب بھی علیحدہ علیحدہ ہو سکتی ہیں۔ بعض کتابیں یقینًا اس مجموعہ سے اعلی ہیں اور انجیل میں بعض کتابیں ایسی ہیں کہ کسیکو ان کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے - انجیل میں ایک آیت ہے جس کیطرف بعض دفعہ اشارہ کیا جاتا ہے کہ اسکے کچھ معنی ہیں یعنی انجیل کی کتابوں کی آخری کتاب مکاشفات میں ہے یہ کتاب محض بے سود ہے اور نہ اسکو کوئی سمجھ سکتا ہے اس کے مصنف نے اُس آدمی پر لعنت کی ہے جو اس کتاب میں سے کچھ نکالے یا داخل کرے۔ لیکن یہ

بات مکاشفات کے متعلق ہے یعنی وہ یہ لوس انجیلوں کے مصنفوں یا پُرانے عہدنامہ کی بابت کچھ نہیں کہتا وہ صرف اپنی کتاب کی بابت بیان کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ کتاب غلطی سے پاک ہے یا وحی سے لکھی گئی ہے وہ صرف اُس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اس کتاب میں دخل دے جیسا کہ شیکسپیئر اس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اسکی ہڈیوں میں بیجا دخل دے اب بائبل غلطی سے پاک ہونے اور وحی سے لکھا جانے کا دعوے نہیں کرتی۔ اب ہم کتاب کو آزادی سے کھولتے ہیں کہ وہ ہمارے کس کام کی ہے۔ اور مجھے کہنے دیجیے کہ آپ لوگوں کو اسطرف توجہ دلاتا کہ بائبل غلطیوں سے پاک نہیں ہے اور یہ عیب الہام نہیں ہے یہ ایک فضول کام ہے کیا ہم عقلی طور پر فرض کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی سے پاک الہام نازل کرنے کی کوشش کی ہے چند سال گذرے ہیں کہ میں ایک بریسبی ٹیرین پادری کے ساتھ باتیں کر رہا تھا جو ایک بڑے شہر کے گرجہ کا پادری ہے اوس نے کہا اگر میں یقین کروں کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی غلطی سے پاک کتاب دنیا کو دی ہے تو میں بالکل بے دل اور بے حوصلہ ہو جاؤں گا اور میں خیال کروں گا کہ اللہ تعالےٰ نے کسی نہ کسی طرح دنیا کی چیزوں پر اپنا قبضہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ نے کبھی کوئی ایسی کتاب دی تو وہ یقیناً اب ہمارے پاس نہیں ہے" یہ اسکی رائے ہے اور یہ ہر ایک دانا آدمی کی رائے ہے فقط۔

قرب قیامت

زمانہ زبان حال سے پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے بلکہ تھوڑا عرصہ ہوا ایک عیسائی نے ایک ضخیم کتاب اس مضمون پر لکھی تھی اور اسپر بڑا زور دیا تھا کہ اگر مسیح ۱۸۹۶ء میں نہ آجاوے تو بائبل جھوٹھی۔ جس وہمی طرز آمد مسیح کے عیسائی قائل ہیں اُس حساب سے تو بائبل کئی دفعہ جھوٹھی ہو چکی اور آیندہ کئی دفعہ ہو چکیگی ۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہی دن مسیح کی آمد کے ہیں جس کے آنکھ ہو وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سُنے۔

مسلمان کہتے ہیں یہی مہدی کا وقت ہے۔ ہندو کہتے ہیں یہی کلنک اوتار کا سمالک ہے۔ ان سب سے عجب یہ ہے کہ فلاسفر اور مادی لوگ بھی پکار اُٹھے ہیں کہ زمین کے خاتمہ کا وقت ہے۔ ذیل میں ہم چند ایک شہادتیں درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ولایت کا مشہور فلسفی لارڈ کیلون کہتا ہے دنیا کا اختتام ۳۳۴ سال کے بعد ہو جاوے گا جبکہ زمین سے کل آکسیجین خرچ ہو جاوے گی اور انسان دم گھٹکر فوت ہو جائیں گے۔ ان کے حساب میں ۲۰ من لکڑی کے جلنے سے ۴۰ من آکسیجین نکلتا ہے اور زمین میں جس قدر آکسیجین ہے وہ ۳۳۴ سال میں خرچ ہو جاوے گا اور کل ہوا کاربولاک ایسڈ گیس سے بھر جاوے گی +

امریکہ کے نیکولا ٹیلا نامی فلاسفر کی رائے ہے کہ اس وقت آسمان میں ایک بڑی بھاری بجلی کا مجموعہ بن رہا ہے جس کے پھوٹنے سے تمام دنیا خاکستر ہو جائیگی

فرانس کا ایک مشہور جوتشی کہتا ہے کہ بیلا نامی ایک مشہور ستارہ جب زمین پر گرے گا تو اُس کے ٹکرانے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جاوے گی جسطرح دو ریل گاڑیاں فی گھنٹہ ۸۶۵ میل چلیں اور آپسمیں ٹکر کھائیں وہی حالت زمین کی بیلا سے ٹکرانے سے ہوگی۔

ملک اسپین کے نامی فلاسفر اگہلٹ کا قول ہے کہ ۵۶ سال بعد دو ستارے زمین پر گرینگے جنکے زد سے زمین اپنی جگہ سے کھسک جاوے گی جو سیّارات ہیں وہ بالکل نابود ہوں گے ۳۰۰۰ سال میں دنیا کی آبادی دگنی ہو گئی ہے اسطرح اگر آیندہ ۳۰۰ سال میں آبادی دگنی ہو جاوے گی تو مکمل خوراک کا ملنا ناممکن ہوگا اور بیماریاں بڑھیں گی۔

گرینڈ ایلنڈ کی رائے میں زمین پر انسانوں کا بوجھ بہت بڑتا ہے اس سے زمین کے اندر پگھلی ہوئی دھاتیں باہر آپڑیں گی اور زمین تباہ ہو جاوے گی۔

ویسن کہتا ہے کہ زمین میں گرمی کم ہوتی جاتی ہے اور تمام پانی برف بنکر دنیا کو گھیرے گا اور مخلوقات فنا ہو جاوے گی +

تحقیق الادیان

طوفان نوح

ملک امریکہ کی ریاست میچیگن کے شہر بنٹن ہاربر میں ایک صاحب بنجمن نامی مدعی ہوئے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانہ کا سا ایک بڑا طوفان آنے والا ہے جس سے تمام دنیا غرق ہو جاوے گی اسواسطے ضرورت ہے کہ بہت بڑی کشتی طیار کرائی جاوے اور اُسمیں تمام مومن سوار ہو جاوینگے کیونکہ طوفان کا وقت بہت قریب ہے + چنانچہ مسٹر موصوف ایک کشتی بنا رہے ہیں اور ہر ایک قسم کے جاندار کا ایک ایک جوڑا بہم پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھی خریدنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب آسمان سے انتشار روحانیت کا زمانہ آتا ہے تو کشوف والہامات کا سلسلہ بھی وسیع ہو کر تھوڑا بہت سب جگہ اُسکے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مسٹر موصوف کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق کسی طوفان اور کشتی کا جھلک دکھلایا گیا ہے لیکن بسبب نہ ہونے معرفت علوم لدنی اور علم تعبیر رویا سے ناواقف ہونے کے باعث مسٹر موصوف نے اصل حقیقت طوفان اور کشتی کو نہیں پایا۔ مسٹر موصوف کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے واسطے ہمنے اُن سے خط و کتابت شروع کی ہے۔ الہٰی ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور ان کو ہدایت کے راہ پر لا کہ تو سب چیز پر قادر ہے اور تمام دل تیرے ہاتھ میں ہیں *

ڈوئی ۔ ہمارے احباب ڈوئی کے نام سے بخوبی واقف ہیں جس نے امریکہ میں دعوی نبوت کیا ہے اور یسوع کو خدا مانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دو بار اُسکو اپنے مقابلہ میں بلایا ہے مگر اُسکو جرات نہیں ہو سکی کہ آپ کی تحدی کا جواب دیسکے۔ باوجود مقابلہ میں نہ آنے کے بھی اُس نے ایک بڑی ذلت اُٹھائی ہے یعنی اُسکا ولد الزنا ہونا عام اخبار وں میں چھپ چکا ہے اُس کے باپ نے بھی اس امر کی اپنے خطوط کے ذریعہ سے اخبارات میں اطلاع دی ہے کہ میرے اس بیٹے کی پیدائش جائز نہ تھی اور اس کے ثبوت میں اُس نے کاغذات بھی پیش کیے ہیں باوجود اس کے ابھی بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں اور اُس نے ایک بڑا شہر بنایا ہے اور ایک بڑا کارخانہ جاری کیا ہوا ہے چونکہ وہ اس زمانہ میں مطابق قدیم عادت کے مسیح نبی کے مقابلہ میں ایک جھوٹھا نبی کھڑا ہوا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ اُسکے حالات سے آگاہی رکھنے کے واسطے اُسکا اخبار منگوایا جاوے۔ مخدومی مکرمی بابو نذیر الدین صاحب یہا مو ملک برہما نے اُسکے اخبار کی ایکسال کی قیمت اپنے ذمہ لی ہے اسجزا ان کو جزائے خیر دے۔ اخبار کیواسطے قیمت ارسال کر دی گئی ہے اور خط لکھا جا چکا ہے۔ اُمید ہے کہ دو ماہ تک اُسکا آنا شروع ہو جاوے گا اور پھر اُسمیں سے مناسب حالات ہدیہ ناظرین کیے جایا کرینگے *

ریویو

حیرت کی حیرانی۔ ناظرین اخبار بدر مرزا حیرت دہلوی اور بھائی بیان منشی عبد العزیز صاحب کلرک دفتر نہر دہلی سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں بہت عرصہ تک مسلسل مضامین منشی صاحب موصوف نے حیرت کی بیہودہ گوئیوں کو شائقین پر اچھی طرح ظاہر کرنے کے واسطے لکھے۔ ان تمام مضامین کو کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جس کا پہلا حصہ عمدہ کاغذ پر مطبع المنصور دہلی میں باہتمام بابو محمد اسمعیل صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی خوش خط اور موزوں تقطیع پر چھپ کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس کتاب میں منشی صاحب نے حیرت کے تمام اعتراضات کا جواب حیرت کی اپنی تصانیف کے ذریعہ سے ایسی عمدگی سے دیا ہے۔ کہ مخالف کے واسطے سوائے مبہوت ہو جانے کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حیرت کا نام پہلے ہی سے جو حیرت رکھا گیا تھا۔ وہ اسی دن کے لئے تھا۔ کہ خدا کے مسیح کے مقابلہ میں شوخی کرتے ہوئے اس مسیح کے ایک خادم سے ایسی منہ کی کھائے۔ کہ حیرت مجسم ہو کر رہ جاوے اس جگہ میں اس کتاب کے مضامین میں سے چند ایک سرخیاں درج کرتا ہوں۔ تا کہ ناظرین کو اس کی دلچسپی سے آگاہی حاصل ہو

حضرت مسیح موعود سے ہمارا تعلق
حیرت صاحب سے ہمارا تعلق
سبب تالیف رسالہ ہذا
حیرت صاحب کی مخالفت کے دو حصے
حیرت صاحب کے دعاوی کی حقیقت
حیرت کا مجددیت سے انکار
تدین کالم اور تاریک کالم
کرزن گزٹ کا جواب
سرسید کے متعلق حیرت کی انسانی کمزوری
شمس العلماء حالی صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
حیرت کو پانسو روپیہ کا انعامی چیلنج

یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ پر ہے۔ اور ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ جن میں سے نصف تعداد کو مصنف نے مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے لئے کسی ذاتی منافع کا خطرہ نہیں رکھا اس کتاب میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ مصنف صاحب کو حیرت کیساتھ انتہا درجہ کی ذاتی واقفیت تھی پھر بھی اس علم سے کچھ کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ سارا مباحثہ میاں حیرت کی تحریری شہادتوں کے ذریعہ سے بنایا گیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۵ر رکھی گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کثرت سے اس کی خریداری کی طرف توجہ کریں گے

کرشن اوتارا۔ کسی سابق پرچہ میں احباب ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا نام پڑھ چکے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اودھ کے علاقہ جات میں ملازمت کے سبب وہاں کی ہندی زبان میں خوب مہارت حاصل کی ہے چونکہ اس علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بہت کم ہوئی ہے اس واسطے ماسٹر صاحب موصوف کو دلی جوش ہے کہ خاص ہندی زبان میں الٰہی سلسلہ کی باتیں ان لوگوں کو پہنچائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ان کو اس امر کے واسطے تاکید کی ہے۔ سردست ماسٹر صاحب نے ایک ہندی نظم بنام کرشن اوتارا لکھی ہے جو کہ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ اور جس کی قیمت ماسٹر صاحب نے ۔ ر رکھی ہے۔ لیکن جو صاحب ان کو ۱ر کا ٹکٹ روانہ کر کے بذریعہ ڈاک طلب کریں گے۔ ان کو مفت بھیجی جائے گی۔ درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحیم۔ احمدی سیکنڈ ماسٹر اکونہ۔ ضلع بہرائچ۔ اودھ مصنف رسالہ ہذا آنی چاہئیں۔ اس جگہ ہم اس کتاب میں سے ایک دو شعر بطور نمونہ کے نقل کرتے ہیں

ہمرے احمد کرشن۔ اوتارا
اسی طرح ہمارے احمد کرشن اوتار نے
لیکھرام ساڈشٹ پچھاڑا
لیکھرام جیسے بدزبان کو پچھاڑ دکھایا
بھگتن پر جو کرپا کینی
یہ اہل اسلام پر جو مہربانی کی
آتھم مرت پر یکھشا دینی
تو آتھم عیسائی کی موت کا نشان دکھایا اور آل محمد کو فتح ہوئی

چراغ مسیح۔ اس نام کی ایک اردو نظم مولوی غلام داور صاحب المتخلص بہ راجی ساکن پٹیالہ نے تصنیف کر کے قادیان میں چھپوائی ہے۔ یہ نظم ۲۸ صفحہ کی ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے۔ اول و سوم حصہ میں وفات مسیح اور اثبات دعاوی حضرت مرزا صاحب اور دوسرے حصہ میں حضرت عیسےٰ کے آسمان پر چڑھنے کی تردید لفظ نزول وغیرہ کی تشریح ہے اس رسالہ کی قیمت ۱ر ہے اور ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے

شیخ شہاب الدین خلف شیخ غلام داور صاحب سنوری۔ سررشتہ دار۔ سردار بہادر علی صاحب۔ پٹیالہ

کلمۃ الفصل۔ موضع راجیکے ضلع گوجرات میں ہمارے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ہیں مولوی صاحب موصوف نے کسی استاد کے پاس بیٹھ کر علوم عربیہ کی تحصیل نہیں کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کمال محبت کے ساتھ مطالعہ کرنے سے ان کو عربی علم ادب میں خداوند تعالیٰ نے ایسی لیاقت عطا فرمائی ہے کہ اس سلسلہ کا مخالف مولوی کیسا ہی خرانٹ کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے علاقہ میں چلا جاوے۔ تو وہ اس کو ایک دو عربی خط لکھ کر ایسا مبہوت کر دیتے ہیں کہ اس بیچارے کو بھاگ جانے کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مولوی صاحب موصوف نے متعدد نظمیں عربی فارسی اور اردو پنجابی میں تصنیف کی ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ بزبان عربی نثر تصنیف کیا ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دس دلائل مخالفین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ رسالہ بمعہ اردو ترجمہ کے عرب صاحب عبد الحی نے چھپوا کر قادیان میں شائع کیا ہے اور قیمت ۱ر رکھی ہے۔ بیس صفحہ کا رسالہ ہے۔ اور اس میں مولوی صاحب موصوف کی تصنیف کردہ ایک عربی نظم بھی ہے جس میں سے ہم پہلے دو شعر بطور نمونہ کے نقل کر دیتے ہیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اس کتاب کی متعدد کاپیاں خرید کر کے چھاپنے والے کی اعانت فرما دیں

جاء المسیح امامکم موعودکم
مسیح جو تمہارا امام موعود تھا۔ آگیا
منکم لیھدیکم ویصلح بالکم
جو تم میں سے ہی آیا تا تمہاری رہنمائی و اصلاح کرے
ھذا الذی کنتم فتنتظرونہ
یہ وہی ہے جس کا تمہیں انتظار تھا
اذ جاءکم لا تؤمنون فما لکم
جب وہ آگیا پھر تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسے نہیں مانتے

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعسہ	صہ	ریہ	رعہ	ہے
نصف صفحہ	ر	ریہ	رعہ	ہے	عہ
پورا کالم	ریہ	عہ	عہ	صہ	ے
نصف کالم	عسا	عشہ	معہ	للعہ	۶
ربع کالم	عبہ	ہے	ہے	ے	عہ

نورافشاں کی ہرزہ درائی

بجواب

بدر کی شرارت خانی

نورافشاں مورخہ ۹- جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک سیاہ لیلے نے منشی محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کا ذکر تے ہوئے یہ لکہا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ہمدردی انکے اور اس کے اہل وعیال کے ساتہہ نہیں کی گئی۔ جواب دینے سے پیشتر میں یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ نامہ نگار نورافشاں کا اس بات کے ساتہہ کیا تعلق۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یا نادان لیلے نے عشاء ربانی لینے کے بعد اس مضمون کو شروع کیا ہوگا کیونکہ اس میں سے حمق اور ناعاقبت اندیشی کی بو آرہی ہے۔ اور یا منشی محمد افضل صاحب مرحوم کے گہر میں ایک مسیحی عورت تھی۔ شاید اسی نا راضگی سے نامہ نگار صاحب کی طبیعت میں جوش پیدا ہو رہا ہے۔ بہر حال دونوں حالتوں میں سے ایک تو ضرور ہے۔ مگر نادان یسوعی لیلے کو یاد رکہنا چاہیئے۔ کہ اس کے بناوٹی خداوند کی ہمدردی کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے۔ اگر یہی طریقہ استدلال درست ہے۔ تو انجیلوں سے یسوع مسیح کی بیدردی اور بے رحمی کا فوٹو ملسکتا ہے۔ اس پر بھی عیسائی صاحبان توجہ کریں دنیا کے ساتہہ اس نے ایسی ہمدردی کی۔ کہ آجتک ٹمپرنس سوسائیٹی ایشن دو رہی ہے۔ قانائے گلیل میں ایسی شراب بنائی نہ ہی بنائی۔ بلکہ پی پلائی یورپین بھیڑیں اس کی پیروی میں سرتا پا ... غرق شراب ہوگیئں۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خدا صاحب کی مادر مہربان بھی اُسی مجلس میں تھی۔ کہیت چرنے کی ایسی عادت تھی۔ کہ بلا اجازت بالیں توڑ توڑ کہانے لگا۔ غریب زمینداروں کے ساتہہ ایسی ہی ہمدردی چاہیئے۔ لوگوں کے مالوں کی قدرت اس کی نظر میں اتنی تھی۔ کہ سوروں کا ایک گروہ کراڑے پر سے دریا میں ڈالدیا۔ اور خدا جانے کتنے گہرانوں کا رزق تباہ کر دیا۔ ہیکل میں لوگوں کی اشیاء پر ہاتہہ مارا۔ حالانکہ چاہیئے تہا۔ کہ نرمی وحلم سے ان کو منع کیا جاتا۔ اب لیلہ صاحب ہی بتلائیں کہ جس کے ہاتہہ میں کوڑا ہو۔ کیا وہ ہمدرد کہلا سکتا ہے۔ والدین کے حقوق کی تمام دنیا قائل ہے۔ مگر خداوند یسوع مسیح نے بارہ سال کی عمر میں ہی انہیں جہڑکنا شروع کر دیا۔ خوب ہمدردی ہے۔ دعوی خدائی سے دنیا کو دہریہ بنایا۔ اور کئی کروڑ انسان کو سچے حی و قیوم خدا سے برگشتہ کر کے ایک گلی سڑی تعلیم کا معتقد بنانے کی کوشش کی۔ جس میں عمل کا نشان تک نہیں نامہ نگار کے خداوند کی تو یہ حالت تھی۔ اب شاگردوں کی ہمدردی کا حال سُن لیجئے۔ کہ پطرس نے تو تین دفعہ خداوند حقانی کا انکار کر کے لعنت پر لعنت بھیجی۔ مصیبت کے وقت میں سب کچہہ چہوڑ کر بہاگ گئے۔ کیا آج کل کے مسیحی یسوع کے زمانہ کے معتقدوں سے زیادہ ایماندار ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی ہمدردی خلق خدا کے ساتہہ کیا ہوگی۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ عموماً مشنری کی ظاہرا ہمدردی کے نیچے کچہہ نہ کچہہ شرارت مخفی ہوتی ہے۔ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے۔ کہ مسیحی اگر کوئی ہمدردی کرتے ہیں۔ تو اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اس میں اُن کی کوئی غرض اپنی پنہاں نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے احکام کی بجا آوری مقصود ہوتی ہے نہیں! نہیں!! اس ہمدردی کے جامہ کے نیچے مذہبی اشاعت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ذرا مشن اسکولوں۔ مشن ہسپتالوں وغیرہ کو دیکہہ لیجئے۔ اصل غرض کیا ہے۔ وہی نکمی جہوٹی تعلیم۔ ہاں اپنی مطلب برآری کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں۔ اور یہ ہمدردی بھی ایک جتن ہے۔ جو اس حالت میں مخفی نہیں رہتی۔ بلکہ دغا فریب کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ نامہ نگار مذکور کی ہمدردی بھی چند روپیہ ہوں گے۔ ذرا ایک مہینہ تنخواہ نہ ملے۔ تو ہمدردی کا پتہ لگ جاوے۔ کہ پطرس کی مانند خداوند پر لعنت بہیجتا ہوا اپنے وطن کو واپس سدہارے۔ اے نادان سُن! "جس پیمانے سے تو ناپتا ہے۔ اُسی سے تیرے لئے ناپا جائیگا"

مسیحوں کا پرانا نیازمند

عبد الحق- بی- اے- ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام- قادیان

مورخہ ۱۳- جون ۱۹۰۵ء

بقیہ تازہ اخبار

تار خبر از لنڈن ۱۰ جون ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے روسیوں کو بمقام لیاڈینگ و دہنگ واقعہ منچوریا سے نکالدیا ۶ گھنٹہ لڑائی رہی بڑی لڑائی ہوئی روسی بہت مارے گئے جاپانی مقتولوں اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۵ ہے

روسی اپنی فوج کے واسطے کمک بہیج رہے ہیں۔

روسی فوجیں ہیضہ اور پیچش کی بیماری پڑی ہوئی ہے ۶۰۰۰ بیمار ہے۔ ایک سو روز مرتا ہے

ایضاً ۱۰ جون ۱۹۰۵ء زار روس نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قومی کونسل بنانے کے فکر میں ہوں +

فرانسیسی لوگوں نے سلطان مراکو کو سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے جس سے سلطان بہت ناراض ہو رہا ہے

۸ جون۔ کلکتہ میں سخت آندہی آئی۔ بڑے بڑے درخت سرنگوں ہوگئے۔

۹ جون۔ سملہ میں آندھی اور بارش کا سخت طوفان آیا۔ بہت مکانوں کی چہتیں گر گئیں۔ ایک بڑا ہوٹل تھا اُس کی چہت صاف اُڑ گئی بعض چہتیں اور شہتیر اُڑ کر دور دور جا پڑے قریب کے گاؤں میں بھی بہت نقصان ہوا +

طاعون۔ سر ارتھر اپنی مشہور کتاب کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے غلیظ اور ناصاف تھے مگر انکو بزمانہ طاعون کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا ان کے محلہ اور پڑوس میں پلیگ رہی مگر وہ محفوظ رہے ایک شخص کے دو بچے پلیگ سے فوت ہوئے مگر اُنکی بیوی کو جو یقینی طور پر بے احتیاط تھی پلیگ لاحق نہ ہوئی + (الشفاء) طاعون کا کیا اختیار ہے وہ تو ایک خدا کا مامور ہے جہاں حکم خداوندی ہوتا ہے وہاں اپنا کام کرتی ہے +

آندھی۔ علاقہ مدراس میں ایک جگہ اس زور کی ہوا چلی کہ ریل گاڑی چلتی چلتی اوندھی گر پڑی۔ الاماں۔

مسلمانان روس۔ ہمارے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی شکرگذاری کے بڑے بڑے موقع ہیں کسی سلطنت میں مسلمانوں کو ایسی مذہبی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ ہندوستان میں ہے۔

نیا آلہ ایک سائنس داں نے حال میں ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جو کام کرتے ہوئے انگلیوں کی حرکت کا شمار بتاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغرب یا مشرق کی طرف مُنہ کر کے کام کرنے سے شمال و مغرب کی جانب مُنہ رکھنے کی نسبت ۲۵ فیصدی کام زیادہ ہوتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ کرۂ زمین بجائے خود ایک زبردست مقناطیس ہے جو مغرب سے مشرق کیطرف حرکت کرتا رہتا ہے +

آمد مسیح جنوبی ہند میں کچہہ پرانے عیسائی رہتے ہیں جو یہود عیسائیوں کے ساتھ شادی وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا گناہ جانتے ہیں۔ یہ لوگ ۳۴۵ عیسوی میں ہندوستان میں آئے تھے۔ غالباً یہ ان لوگوں میں سے تھے جو واقعہ صلیب کے بعد یسوعؑ کے ساتھ ہوئے اور پھر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیل گئے ان میں ایک بزرگ بھقوما نام ہوئے ہیں جنھوں نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۸۹۳ء میں مسیح کی آمد ہوگی بھقوما صاحب تو ۱۸۹۳ء سے پہلے ہی فوت ہوگئے مگر انکی بات پوری ہوگئی۔ یعنی مسیح موعود دنیا میں نمودار ہوگیا کاش کہ عیسائی صاحبان اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور جسکو خداوند خداوند کہتے تھے اب اس کا انکار کر کے جہنم میں نہ گریں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا +

تحقیقات امراض۔ ہندوستان میں امراض کی تحقیقات کے واسطے اور امراض کے روکنے کیواسطے مناسب سامان مہیا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ایک محکمہ کسولی میں قائم کیا ہے اور ڈاکٹر سمپل صاحب اُس کے ڈائرکٹر مقرر کیے گئے ہیں +

جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ہر سال دو افسر انگریزی فوج کے جاپان جایا کرینگے۔ اب جاپانی زبان بھی معزز اور ضروری بنگئی ہے +

تثلیث یورپ کا اختراع اور افترا ہے

سچ ہے۔ کہ سچ چھپ نہیں سکتا۔ اور جھوٹ پر خواہ کتنا ہی کوئی ملمع کرے۔ اور بناوٹ سے کتنی ہی کوئی باتیں بنائے۔ آخر سچی بات کسی نہ کسی وقت منہ سے نکل ہی جاتی ہے۔ کلکتہ کا عیسائی اخبار اپی فینی ایک بڑا لمبا آرٹیکل اس بات کے ثبوت میں لکھنے بیٹھا ہے۔ کہ مسئلہ تثلیث درست ہے۔ اسلئے مضمون کی تمہید اس طرح باندہتا ہے۔ کہ جب ایشیائی لوگوں کے آگے یورپ کی دینی صداقتیں رکھی جائیں۔ تو ان کو لازم ہے۔ کہ تین احتیاطیں اپنے دل میں یاد رکھیں۔ تین احتیاطوں کی نئی تثلیث کا بوجہ تو چلانے دو۔ پہلے تو ہم اسی پر حیران ہیں۔ کہ عیسائی صاحبان تثلیث کا بانی یسوع مسیح کو قرار دیتے ہیں اور پھر اس کو یورپ کی دینی صداقت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ دروغ گورا حافظہ نباشد شاید پادری صاحبان اس مضمون کو لکھتے وقت یہ بات بھول گئے ہیں۔ کہ ان کے خداوند یسوع مسیح اہل یورپ نہ تھے۔ بلکہ اہل ایشیاء تھے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بھولے نہیں۔ بلکہ سادگی سے یہ بات منہ سے نکل گئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تثلیث مسیح کا مذہب نہ تھا۔ بلکہ یہ اخلاق کا تباہ کنندہ عقیدہ یورپ میں بنایا گیا تھا۔ اور اس کی ابتدا مسیح سے تین سو سال بعد ہوئی۔ اس جگہ مجھے ایک گفتگو یاد آتی ہے۔ جو ایک کالج کے فلاسفر عیسائی انگریز اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ایک شاگرد مسلمان کے درمیان ہوئی

مسلمان شاگرد۔ آپ یورپ میں لوگ ایسے دانا اور فلاسفر مشہور ہیں۔ یہ تثلیث کا خلاف عقل مسئلہ آپ لوگوں نے کس طرح مان لیا۔ ذرا ہمیں بھی سمجھا دیجئے

فلاسفر انگریز پروفیسر۔ ایشیائی دماغ اس قابل نہیں کہ ایسے دقیق اہم مسئلہ کو سمجھ سکے

مسلمان شاگرد۔ مسیح تو خود ایشیائی تھا۔ اگر ایشیائی دماغ ایسا ہی ناقص ہے۔ تو خود تثلیث کا موجد ایک ایشیائی کس طرح بن سکا؟ اس کا جواب پروفیسر صاحب کو کچھ نہ آیا اور شرمندگی کو دور کرنے کیلئے ہنس کر خاموش ہو رہے

یہی بات اب اکسفورڈ کے مشنریوں نے اپنی اخبار میں تحریر کی ہے۔ اور یورپ کی تثلیث کا تحفہ ہندوستان کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہم اس کے جواب میں ناقص دماغ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور تثلیث کا تحفہ یورپ کے کامل دماغوں کو ہدیہ تبریک واپس کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ جس دماغی کمال کی ڈگری کے واسطے تثلیث کا اعتقاد ضروری ہے۔ اس پر ہم کو اپنی نقص دماغی ہزار درجہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یورپ اور امریکہ کی اخباروں اور کتابوں کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی یہ کمال دماغی انہیں لوگوں تک محدود رکھا جاتا ہے۔ جو ملکی اور فوجی خدمات کے ناقابل سمجھے جاکر ناچار پادری پنے کا کام اختیار کرتے ہیں اور مجبوراً گلے پڑا ڈھول بجاتے ہیں

بڑے بڑے علماء اور فضلاء نے تثلیثی کمال کے بار گراں کو سر سے پھینک دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ رفتہ رفتہ سب ایسا ہی کریں گے

رسید زر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
یکم جون ۱۹۰۵ء	۶۶۰	شیخ امام بخش صاحب	شاہجہانپور	عا ۹ر
″	۷۴۳	محمد بخش صاحب سلہور	خیرا گلی	عا ۸ر
″	۷۶۷	عبد الکریم صاحب	پوٹھیا توالی	عہ ۱۴ر
۶ جون ۱۹۰۵ء	۷۵۸	راجہ ہری پرشاد صاحب	حیدرآباد دکن	عا ۸ر
″	۲۳۲	ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب	بلوچستان	عا ۸ر
″	۷۷۱	امام خان صاحب	کاملپور	عا ۸ر
″	۲۱	مولوی محمد صاحب	مزنگ	عا ۸ر
۹ جون ۱۹۰۵ء	۔	محمد جعفر خان صاحب		عا ۹ر
″	۔	کریم بخش صاحب	گلستان	عا ۹ر
″	۳۰۶	منشی محمد الدین صاحب	حافظ آباد	سے ۹ر
۸ ″	۷۵۶	شیخ حسین صاحب	حیدرآباد	عا ۸ر
۱۰ ″	۶۹	محمد داؤد صاحب	تیماپور	عا ۸ر
″	۔	برکت علی صاحب شملہ بحساب نبی بخش	دہلی	عا ۸ر
۱۲ ″	۔	تاج الدین صاحب	جنڈیالہ	عا ۸ر
۱۵ ″	۔	نام کوپن پر نہیں ہے		عا
″	۷۹۶	گلن خان صاحب	راجپور	عا ۹ر

ایک روپیہ ۔ ہے ۹ ۱۴۔ جون ۱۹۰۵ء کو ہمیں ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ملا ہے۔ بھیجنے والے نے اپنا نام کوپن پر نہیں لکھا۔ صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں۔ براہ مہربانی اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں

درخواست دعا

نماز جنازہ۔ برادر مولا بخش صاحب نائب محافظ دفتر سیالکوٹ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چودھری غلام حسین صاحب خلف الرشید چودھری امین بخش صاحب ۱۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے ضرور آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے نمبر ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

مینجر بدر

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے آخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵۔ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے کیونکہ وہ روپیہ بنام محمد افضل بحیثیت ایڈیٹر اخبار کی قیمت کے متعلق تھا

مینجر بدر۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	ماعہ	دصہ	دصہ	دعہ	ہے
نصف صفحہ	دصہ	دصہ	اہ عہ	ہے	صہ
پورا کالم	ہے	عہ	عہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	عہ	لعہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ہے	صہ	ہے	ہمہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب ۔ سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا + ضمیمہ بھجوانے کیلئے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۱۰۔ جون ۱۹۰۵ء